رجسٹرڈ نمبر اے ۷۰۳



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ اس میں جگر سوز نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ نہ وہ سفلی جماعتوں اور سکولوں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ وہ ہر ایک جنس کی تنقید بھی کرتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ دو تین کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اس لیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ اضافات کی جنت۔ ہاتھ کی صلابت بے مزے رہ عنایت لکھنؤ صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری خرچ ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشاء مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما مجبور شاہ سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے رو لگانے پر نیازمند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ آیا تو زیادہ تنگ طلبی اور عہد شکنی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ٹکٹ لگانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُن کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور اُن کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر
مضامین پنچ
(بابت ۵ جولائی ۱۹۳۳ء)

الادبیات

حضرت سچ پوچھیے تو واقعی ہماری اردو اب
اب باوجود ترقی کر رہی ہے گو کہ ہماری زبان اب
ہماری ہے اور اس کمال کو پہنچی ہماری زبان ہماری
عمر کا کوئی تعلیم یافتہ ایسی برس بڑا ہے مگر
اخبار نویسوں کے شہر کے بھی پر خود غلط اندازہ
تمام ہندوستان کی غلط شہرت کا اب وقت کے ذریعہ اگر
ہند کر کے ڈال دیتا ہے۔ یہ بحث ہوتے کچھ ہیں
اور پڑھتے کچھ ہیں جو کچھ انہیں پڑھایا جاتا ہے
وہ اگلی پہلی سے مختلف ہوتا ہے لہٰذا اپنے گھر سے
جو کچھ مختلف خیال کرتے اور برابر سے بدل دیتے
ہیں۔ یہ بیہودگی مسلسل جاری ہے۔ حکومت سے
اگر وہ جواب دے گی کہ ہماری تعلیم کا صیغہ تو تم
ہمارے ہاتھوں میں تفویض کر چکے۔ اب بھی اگر نصاب
کمیٹیوں کا تو وہ کیوں بنائے ہو۔ ہم تو یہ پوچھتے
اگر انگریزی کے بارے میں تم کو اعتراض کرتے
تو ہم سمجھ لیں کہ سب زبان ورنہ بیٹھے ہیں دیکھئے
ہیں کہ ٹیکسٹ بک کمیٹی نے مشہور اہل قلم کے نتائج
افکار نصاب میں بھر دیے ہیں کوئی اخلاق سوال ہے
کوئی شاعر مخصوص ذوق بخش والی ہے کوئی افکار فطرت ہے
کوئی مشاعرہ بقدر نفرت ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص
جو شاعر اور اپنے خیالات گو مداحوں کی زبان سے
صورت گر حسن سے نقاش بلیغی ہو تو وہ ہر گز اردو
زبان کا ماہر نہیں اور بعض ہر سانی کی گھڑ دیں۔
(نام نہاد ادبی رسالے) بعضے کہ انگریزی سے مرعوب
کے لڑکے حق آخر انجام کا تذکرہ ان کا لکھتی
کے دماغ میں اب انگریزی ہی ہیں ان کے استاد تعلیم
کے ترجمے شائع ہوتے ہیں کہ ترجمہ ہو گیا انشاء اللہ

جیسے ایسے نازک خیال ادب بھی گھر ہے
بے زبان ہندوستانی میں پیدا ہوتے ہیں۔ اب
گھر شاعری میں یا اردو گی یا انہی لیے بیٹھے ہیں جن کا
جو آدمی تعریف کرتے ہیں اور تم کو کہ جیسی محبت
ہے کثرت سے وہ پاس کرنے کی لہٰذا ہم نے یہ التماس
بھی ہے ورنہ اور ترقی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تم
بھی دیوانگی نہیں سمجھ کر دل لگی سے اعتراض کیجئے
پر یہ حقیقت ان بزرگوں کے مفت کلام میں کلام ہے
یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ بڑے بڑے ادیب ان کے اردو میں
کا انگریزی ترجمہ ایسے الفاظ میں کریں کہ لوگ
الفاظ اور مطلب اور ادا ہو جو اصل بیچ ہمارے
ترجمے آئیات و اخلاق و فلسفی کا ایک باب
جو تو پڑھ لیں کا جواب۔ اب ایک ذلیل گھر اور
جواب میں حضرت کا ہی۔ دیکھئے انہیں ٹیکسٹ بک کمیٹی
کا سبق پڑھنے کے بعد جو اردو میں بیان وہی پائی گئی
وہ گئے ہیں جناب۔ وہ ایک اصل سختی اور ہے زبان ہے
نصاب کی مدد سے سال بھر کے بعد آخر میں وہی مضمون
آزمائش سے یہ انہیں کی کتابیں ہیں سے مضامین انتخاب
وانتخاب کریں۔ اور ان میں کیا۔ پہلے شعرا کے
دیوان میں ڈالیں گے اور اصل بہر شاعرانہ مبالغہ اور دیگر
فحش بھرے مضامین شریف کی کتاب ہی ہو وہ نہیں
کا اصل میں اخلاق خراب کرنے والے قصے ہیں۔ اللہ
اللہ خیر صلا۔ انہیں بچوں کو پڑھانا مناسب نہیں
بس بہر حال کہ یہی مصنف اپنی رہ گئے جنہیں کہ پڑھانا ہے
ہے اور وہ جنہیں محض اردو ادب کی ہے۔ کوئی ان
پر چھاپ ایک ہم سوسائٹی کے زمانے میں تو اردو
گو دکر بالکل خالی تھی اور اسے نصاب سے کیا ایسی
تصنیف کرانی پڑتی تھیں کام پر ولیوں کے ہاتھوں تھا
اب صرف لکھنے والا بن گیا اور نہ محاورہ سے واقف
رہے ہو سے جو کام ہو کر ہوا۔ نتیجہ ظاہر ہے
کہ آپ کو سلیقہ کام کرنے کا نہیں۔ آپ کتاب فروشوں
سے کتابیں انگریزی نصاب کے لئے کی ابراہام سپرد کیجئے
ہیں وہ کسی پروفیسر یا عالم کو لکھنے دیں جو تعلیم
سے تعلق رکھتا ہو کہ کتب میں لازم ہو۔ چاہیے
ملتے بیانات بہر حال پڑھ یا جس کی کتابیں ہم اردو میں پڑھیں

متعلق ہوتی ہیں۔ ان سے بہتر ہے جو شخص ترجمہ
نے تصنیف کی ہیں اور انگریزی ٹیکسٹ بک میں جو شعر بھی
کلام ہو وہ سب شعراء کا ہوتا ہے۔ زبان کی
پر ہے ہم شاعری کو ہم بیان اور اسی نثر الفاظ کے
بولتے ہیں کہ جو مستعمل ہو سکے۔ لہٰذا نصاب تعلیم
مطلب جیسا کہ اپنی جگہ ایسے قصے جو نا قابل اور
بچوں تک پہنچ سکے جو حرکت ہو جاتے۔ کوئی کوئی
کتاب تو ہے نہیں۔ سارا اردو پنچ نصاب
ہمیشہ بھرا چکے ہیں اور خرابی کے اسباب بھی اجمالاً
بیان کر چکے۔ مگر کوئی گھر سے۔ بھلا ہی کے
ایک جواب تعلیم کی فہرست فرقان پاک کی تلاوت ضرور
تھے اور دوسرے نے محض جہاں کی بات بولا تھا اتفاق
سے مقام تلاوت ہو گیا سن کر سید صاحب خفا ہو گئے
دوسرے شخص نے ڈر کر حضرت وہی دیکھ کے
پڑھے سید نے پہچانا ہے تو سلام ہمارا قرآن کو صحیح
یعنی کتاب سامنے ہیں تو خوش کیا اپنے درسے کے
علاوہ بھی نہیں تھی کیا یقین کتاب صاحب کی
بھی ذرا دیر ساتھی سے ان الفاظ ہی غلط ہے۔ بھلا
سید صاحب اپنے اس کی تردید کیا کر سکتے تھے
"بھلا کے بولے" ہو دست آپ کی جتنی بھی اعتراض ہو
وصلاً اللہ تو یہی ہے وہ میرا اقتباس اور مزا آیا تھا
ہو گیا!" مزا۔ اردو پنچ کی گستاخی پر بھی کو شبیہ
سید صاحب کے سامنے اور چپ ہو گئے۔

الغرض یہاں مضمون از دست کتب نصاب تعلیم اردو
مدلل اردو کا ہے۔ بھلا آپ ہی انصاف کیجئے کہ ان کو
کس حیثیت کی ہے اسیں کیا دل آویزی ہے اگر ایسی
مدرسی کتابوں میں نمونہ دیکھئے۔ دیکھئے جناب
شاعر نسائی کے کرتب دکھاتا اور حکومت کے
گر کتنا خاص ہیں ہمارا تجربہ کرتا ہے:۔

ایک کڑا اور مکھی

اک دن کسی مکھی سے کہنے لگا کڑا
اس راہ سے ہوتا ہے گزر روز تمہارا
لیکن میری کٹیا کی نہ جاگی کبھی قسمت
بھولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھا
غیروں سے نہ ملئے تو کوئی بات نہیں ہے

بچوں سے گر پیچھا ان کا چھوٹے کے نہ چھوٹا
آ کر بوڑھے گھر میں [illegible] بیری

وہ ساتے [illegible] ہے جو [illegible] ہو آتا
کوئی [illegible] بات [illegible] کی [illegible]

حضرت کسی [illegible] کر [illegible] آئے وہ [illegible]
ایسا [illegible] کبھی [illegible]

جو آپ کی [illegible] ماہر نہیں [illegible]
[illegible] گناہ [illegible] ہے

تم [illegible] زمانے میں [illegible] ہو گئے
[illegible] مجھے [illegible]

مجھ کو [illegible] تو مرا [illegible] نصیب تھی
[illegible] خدا [illegible]

[illegible] تو [illegible] نہیں ہوا [illegible]
اس گھر میں [illegible] کی [illegible]

باہر سے [illegible] آتا ہے [illegible] کی [illegible]
[illegible]

[illegible] سمجھا
خاتون کے آرام کو [illegible] نے

ہر شخص کو ساماں [illegible] میسر نہیں ہوتا
[illegible] سب [illegible]

ہیں آپ کے گھر آؤں یہ امید نہ رکھنا
ان [illegible] سے خدا [illegible]

[illegible] ان پر [illegible] نہیں سکا
[illegible] بات [illegible]

جا [illegible] کمی [illegible] ہے دانا
[illegible] خوشامد [illegible] ہیں

دیکھو [illegible] دنیا میں خوشامد کا ہے [illegible]
[illegible]

اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رتبا
[illegible] آپ کی [illegible] محبت

[illegible] آپ کو دیکھا
آنکھیں [illegible] کی [illegible]

[illegible] اللہ نے [illegible] سے سمجھا
[illegible]

[illegible]

کسی نے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] پاس آئی [illegible]
[illegible]

[illegible] کسی کو [illegible]

[illegible] کے [illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible] صاحب کے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] بات [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] میں کوئی [illegible] نہیں [illegible] شعر [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] ہے۔ آج [illegible] کی [illegible] ہے۔ دنیا [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کرتی ہے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے۔ [illegible] شاعر [illegible] ہے۔

۱۴ انتخاب [illegible]
[illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] اور [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] انتخاب [illegible] اشعار

[illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] صاحب

[illegible]	کیا [illegible]
[illegible]	[illegible]

شعر ہے ع

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] ہے [illegible] قوم [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible] اور [illegible] ہیں۔

[illegible] کی [illegible] کی [illegible] صاحب کی [illegible] ارشاد ہوتا ہے ع

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]

ناصر صاحب کا [illegible] ع

[illegible] کے لیے
[illegible] کے لیے۔

[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ع

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

دل کا تذکرہ یوں بیان کرتا ہے جو کہ چاہے عطا سے

نقش پہلو بان پوشیدہ ہیں مگر گرفت ہوتی ہے
یہ پہلو سے نقد انجم داسنے کے بیٹے

کیا مطلب جز کلام ہے۔ شوق ورق ہے سے

دام کاکل کر چھپایا ہے جہاں سے تو قمر
تو سے پھنسنے کے لیے تیر سے چھٹنے کیلئے

چل جاؤ دکھا کر۔ کیا مروحی شاعرہ سے انتخاب ہے انتخاب۔ وہ ہی کی قوم اور شاعری سے ایک ہی انکے بیلین ہیں۔ چھپا اعتبار حروف ساقط اندرون ما اعتبار سے "دل" کی صفات سبحان اللہ۔ شوق گزیں ختم ہیں اب "فرد" کی باری ہے سے

وہ دیکھا قبائل نے ادین کے دن ڈھلے
سورج خدا کے واسطے ہر پانسا ستے

ہو جاتے تھے لب ہر یا سنانے۔ دل تلی کی صنعت قابل آفرین ہے

اے شیشہ گر دم ہے بیک عرض سے میری
دل لاشا باد ہو عجب شیشہ گری ہے

اک حرف کا میں ڈنکا شیشہ گری ٹھیک ہیں۔ مگر دانش قابل قبول ضرور ہے ان حرفوں ہی اصل درکار ہے یعنی گفت دل سے ہیں ڈنٹی کا ہوجانا اولا چند سے کامیجر لہذا یوں کہنا چاہیے "دل ڈنٹی باد ہو تو عجب شیشہ گری ہے" سے

پانی دو انا فیر ہے سے میرے دوستو
تم نکلے کرم داغ بھرے جاتے ہیں

دیکھا آپ نے کیسے موزوں طبع سخن آفرین شاعر ہے۔ پس ہمارا یہ دوسرے کے کو افتخار اردو کے ملک کے نئے فضا قبلہ کا قبلہ وجہ ہیں کی سخن شناسی مشرب سے جاتا ہے دل میری پر نازک کرنی ہی امید مان گرتے ہوئے ہو گی کا وسٹ دوا آنکھوں بیٹی ہوگی زری کپڑے زینت جسم ہو گے اقتداری انتقال کی طرح پیچھے ہو گی سہی وسی نہ نکلے ہیں کسی کی آواز سے کچھ لئے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کی نظر میں انگیز حد و فاصلہ ہو گئی ہے" ہم جہاں کا کوئی آدمی تو ہمارے بیٹے کرنے کا شوق منتقد

ماقسم ادارہ التعلیم

منطقی تشبیہات اور الفاظ کی وقعت

(از نواب شوق ربیگم)

ایک عرفی ماہر وجہ تسمیہ خاکہ پیش انسان کو جب تک خدا اپنی رحمت سے ادراکی طاقت عطا نہ کی ہے عرفی ماہر سا ہے ہو کہ ہر صحیح انسان سمجھ نہیں سکا اگر نے خدا نہ سے۔ لیکن اب منطقی ہی کمبخت ہوں باتیں کو محض جاتی اور سرکار کی ان ہی ان باتوں پر بیٹے کہا جاتا ہے کہ چالیس پچاس غلط ادا کرنے کے بعد ہر جگہ کا مقابلہ دوبہت بھاری ہو گیا۔ قریب قریب ہے تو جبل جانے کے تمام لوگوں سے ہی نہیں جو ان کے نام ہو جائیں سے بچے ان لگے۔ جو کوئی آیا ہوا ہے فاقے پر رکھ کر سے فاقوں سے فاقہ۔ انشاء البحر دا ابد الاثر و معروف سرباد سے عشق میں گھل گھل کے آدمی سے اتنی ہو جاتا آہ عشق کا نام آگیا۔ یا حضرت جی تو ہجراں دو فرق کے چہرہ مہرباں ہیں۔ دیکھیے اب کی حال ہی مجلس ان پر گا ان کا ذکر ہی غزل ہے جو کہتے ہیں ہاں تیری زرا تو ہیں جب بات سننے والے کی آنکھوں کی ترازو ہیں یا بیگنگ کی ضرورت ہے یا ہجراں کے ساتھ ہی تبدیلی کے اپنی زیور و اسطیہ سواری کا وزن بڑھتا جاتا ہے سن بدر گا ان کی عقل ہو گئی ہے جیلی اے جاتا ہے لے لا ابی آج سے چڑھے ہو یا انڈی ہی بڑھاتی تو تری ہو گی۔ نواب بچے گئے ہیں اپنی عمری جا اپنی عمر کے عشق میں بیٹے ہیں بچاری اس فکر میں مبتلا ہوں کہ دیکھیے یہ عشق و شعر سے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ دیکھو جب کھانا تو کہیں زردہ یا لوز حلوے کے چپٹا دکھا دیا۔ بیگن مغزی یا بیان تیس بچنے کی بہ نسبت مربع کا شکر ہوتا اچھا ہے"

جو لاثر منہ سے ساز قسم کا ہو رہنا ہو بولا اور سٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور اور سپرنٹنڈنٹ کو دیکیل میں درجہ کے جب ہوئی۔ دیکیل صاحب نے کہ کر لازم چاہیے کسی الزام میں گرفتار ہوں اور ہم ان کے طرز عمل سے کتنا ہی اختلاف رکھتے ہوں لیکن ہم دل کی خاطر اسی کی قدر کرتے ہیں۔ اس پر مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ یہ کہا ہاں باغیانہ تقریر کرنے نہیں گئے ہوں"

از سکول میں بیاس سادہ ہنگامی وقت رکھنا ہو وہیں ملازم ہو رہا ہوتا ہے تو سمجھ کر بانی کو اتنی ہی بے بہت آسانی سے نکل آتا ہے۔ وہ بھی بچارے تو مدت سے ہر بچاری ہوں گے کہ وکیل کسی بچہ پر نرم کی پیروی کرے فقط ہی دعویٰ کر کے فضا بیان (دیبان) بغداد اور جہیبوڈ و مالک مقرر سرکار ہے ہر روز شن ہی نہیں سے ناک اٹک ہوتی ہیں ہیں دیکھا کر ان کا خوش قسمت کیل نہ لے تو ہی دن چڑھی چھتا لے خون جگر ہو رہا ہے سنا دکھا قاتل کو پہچے تب ہی کتا۔ اس کے ساتھ ملا یہ ابلیس کا حکم ہی وقت اور خنجر ابلیس کا سینہ میں فرق تھا۔ حاکموں کی کرسیاں بھی اور پھر سادہ ہی جبل جبل قائم تھا۔ عاشق ہو سرد اور کرچیاں ہیں سنا ہوا عالم۔ یہ بھی ظلم تو ان کے بچے دیکھا جا بچا۔ درنہ یا جز انتقام سکتہ دہیں سکتی ہائے شہر کے جیب سے کہیں آیا ہیں ہی کہ ان منطقی ہیں آپ کی رائے ہے کہ حماقت اور خطابت ہی عرف عام کو عرف حماقت ہی نہیں خدا کی جانب گئے کرہ دلے کے شائستہ گورایا ہو یا اکا دکا ہی جانے حال ہے۔ علی ذا القیاس کی حکومت مشن تحریک آزادی کا ہند بعد اصل ادب ہر بچے تو انکے کھلے ہی چال چلے سلطان کی ظلم و ستم کے سرمن بعد تحمل دوستوں کے سپرد کی چلیے کیسے تو ٹھیک ہے مگر اس سے شوق نہیں کہ خدا گواہ ہے وہاں افسر صاحب ہوا ہی ال عقل و علم کا ہر سے "افسر" ہیں۔ تم ہر یہ اپنی لئے ہے وہ لگا سے کہنے سے مجسٹریٹ صاحب کی تجویز کا ہم عمر و تجربہ کل بگاڑی اور نیاز صاحب محمودی تمام افسر ساتی کے لیے ہیں انھوں نے لکھا ہے دل نہیں سکتے کو زبان تک پہنچی کہ افسر کی صورت سے حاصل علی ہے اور حاصل منطقی ہی طرح سے ہو کہ ہر نشہ سے کی بابت پہنچ سکی کی صفات وہاں بہانے مسودہ نتیجہ نہیں "ہی" آمد " فکر کر سکا را الا علم وہ مروان کی طبیعات کے حقیقت الزام پر بحث خاطر کر لیا۔ امید ہے کہ آئندہ اس انتظام سے کارگر دوستوں کے کامیاب جو اس میں ہو سکے اعلیٰ کی گمالش پر تلافت سکھایا اور ادھر ادھر شرط لگایا ہے

دوست اتنی بات نہ کر کے پھر دوست دوست

در مضامین خطے سے فرزانگی

قیاس مع الفارق بیجنٹ ہنگو صاحب سے

جو کچھ بیجنٹ صاحب نے فرمایا (دیکھو الہمسوز ۱۰)
وہ تو آپ کے شایان ہے یکہ پیش خدا بالیس افسر کی
شان بیچنے آپ کا نام مستر ورلد ہے سروت وہ
سر جلنا کی نا درتی ہو وہ دیکھ کے انتہاء نتیجے سے
جو فقرہ یہ بچے عمل ہی سکے۔ دیرہاں بیچ آپ نے
یہی کہ کم ہو رہنا وہ بھیت کا حال کو حکومت کرسوم
ہوا یا ملک جیلے کا کرسی ودن کا بڑا ہے بہت
دیکھ کے یہ ساختہ واہ عمل ہوانی ہے۔ بچے بلکے
سے کہاں کہیں ... ہوتے ہیں ہو لیکن ہو گ
فا کر سنے کرتے خدا کی ... دوز آرزو نسا کریلے
مرنہ ہو ہے کہ ہندوستان کو بہت نقصان ہوا ہوگا۔
ظاہر ہے بات ایسی ہی ہے ہوا یا بیجنٹ ہنگو نے
سے بات نہیں ہی گرکہ دیکھا تو بہت بڑا فرق ہے
کا سے کلو چیکی کالی زبان کہاں اور گورے سے پلنے
سرکاری آدمی کی نرمانی زبان کہاں گئے سے ...
قیاس کا ہے یہ قیاس مع الفارق ہے کہ نہیں ... بلکہ
بڑ ... کی زبان ... کی نسبت ... کی زبان
دہ ہو گی ... بلکہ ... کی زبان ہے
... آرا ... پڑھے
میں ... کے ... ۱۲۹ ... کا ... میں ...
بلکہ ... کی ... کی بحث میں ... اتفاق
جیسا کہ ... ہے کہ اگر ... کو ہی
ملاقاتی بیچنے ... دیکھ ... رحم
کرے ... امیر کے ... کیست
کیا ... ہے ... آستر ... نہیں ... ہیچنے
... امیر صاحب ... ہی ... لوگ
بند کر بیٹھے ہیں اور ... نے ... شروع کیا
... شاعروں ... کی
بے ... بچا ... قابل ... تھا

امیرہ الوسیط کی مجلس

کالا ... بیچ ... اللہ

... کی مجلس

... ماہ ...

قندز ... نیم نسنہ
دمطس الموسم ... ۃ

ان شعروں کا حاصل یہ ہے کہ بیچارے ... بیچنگی
ہے لوگ ... اور گلی ... بس
آدمی ... سر ... ہوا تو لوگ بھکے
... بری ... کرے۔
اس ... کا مطلب تو یہ ہوا کہ غریب کا ... ہا
اور سب ... کا کام ... ہوگا اور امیر کی
... گی ... نائب۔
... ہے کہ ... سے ... نے ... پر
نہیں ... کرم ہی ... ہوا ہے ... کرے ... ہیں
گی ... دیکھے ... سے پہلے پہلے ہندوستان میں
کیسی ... ہی کر ... ان کے
بھرے ... گا کہ ... گی۔ جب
... کے انتظار میں ... سینہ کی
... کی ... ہوتی بیچارے کی ... تلاش
کرے ... ہی ... کا ... فرزند نے ... کی
کوٹھی ... کرا ... کر ... تھے
تھے۔ اور ... کا ... اٹھا۔
... کی ... بازی ... حاکم وقت نہ
وکیل۔ وکیل نے کہا کہ قوم کو حکومت وقت سے
... نفرت ... ہے اور ... صاحب
نے ... کہ بحث ... اور نفرت ... مقابل ... ہم
... ہوا ... حالت ... ہے
کہ بحث ... اور نفرت ... بحث اور نفرت
... معلوم ہوتا ہے
کہ حاکم صاحب اور وکیل صاحب دونوں ... کا
کے ... ہیں۔ ... کہ ... صاحب
جلی ... امر ... بازار میں ... کام ... بچا
اور ... بچیں ... لیا ... تو ... تھا
دیکھا ... تھے تو ... اس کا نام ہی ... لیا۔ اور
... بیٹھے تو ... ہی ... کہ ... ہر
... آپ بیچنے والا ... کو
سے ... اور ... اس ... ملک
لوگ ... آپ نے ... دیا۔ ... ڈاکٹر

... سے ... نہیں ... بیچنا بچیں بیکل
... نہیں ... وکیل صاحب ... صاحب
... کی بحث ... اور نفرت کے
... میں ... کر لیجئے
دیکھیے ... کی ... حکومت ...
کرتی ہے ... دیکھا ... بعد ... ان
میں ... اور آپ ... میں بات
... ہیں۔ ... حکومت کی خوبصورتی کے
... قابل نہیں ... زبان ... اور
بچا ... کے سامنے ... کہیں۔
جارج ... ہندوستان میں تمام اخبار ... والے
... ہیں ... آپ کی ... ہے کیا معنی
کہ آپ ... میں ... ہیں ... ان کے ...
میں ... کی ... اس زمانے میں ... ہوگئے
ہیں ... کے ... کی بیکت انگلستان
میں ... کے ... ان کے ... گیر نے
... ہی ملکوں کی گردن پر ... ا
جاتا ہے ... اتفاق نے انگلستان کے ...
میں ... ہندوستان ... وغیرہ
وغیرہ۔ چنانچہ آپ ... کے ہائی کمشنر مقرر کیے گئے۔
اور آپ نے نہایت قابلیت اور ... سے
... کے تمام ... اور ... کر لیا۔
... کے ساتھ ... نہیں ...
بلکہ ... کے ساتھ ان کے مقابلہ میں
... کے ... ہو رہی ہے۔ ... آپ ہی
بتائیے اگر کوئی ... آدمی ... کے
وقت ... کے ... کہ ... نہیں
... کون ... اس قسم کے انکار کی
... اور ان لوگوں کو ہوتی ہے جو ... ہیں
... اختیارات نے ... بات ...
... کی گنجائش ... ہے۔ ... کے تمام ...
... ہائی کمشنر صاحب کے
ایک اشارہ ... ہے ... بیل
... ہے ... کر ... اور کیل ... سامراج
پر ... ہو ... تھا ... کر سکتے ہیں۔



بلائے روشنی طبع

وہ بچو - یارو بچو - جگا چوندھ کا معاملہ ہے - رات بھی تاریک ہے ۔



یا بجائے گل در آمد شخص در بہشت

یا باد صبا کاہے گنت در بہشت

بوستی دہر جس کردو چند ایں روز

کہ برادر دو غنچہ گردد بشگفت در بہشت

اگر آپ خواہاں ہیں تو پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہتے ہو تو ... عطر ساز ان ... کی

سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ کا پایا جاتا ہے۔ اس کی خوشبو ...

تو گر جا کے استاد ہو گئے اور اس کے بعد بائیکاٹ صاحب نے گھر سنا ان کے فرمایا " آپ جب بولو بہت زیادہ بھی کرتے تھے - ہنسے تھے وہاں سے ! دریا سے نیل کے پانی پر حق جتانے اور سوڈان کی سیاسی میں حصہ بنانے - اور یہاں سے تو پارلیمنٹ بالکل بھول گئی کہ کیا تم ہی مذہب ہونے کا دعویٰ رکھتے ہو "

مسٹر فلپ جنکنسن صاحب سوچتے ہیں کہ پیدا ہوا ہے مگر خدا جس کے بادشاہ کو جو ہر فرمائی ہے اسلیے سوالات کئی چند بار دہرائے گئے اور سر بہاؤ کے جیب بھر چکی تھی - اب ہر افغانستان میں سرکاری کے افغانی پولیس کی ٹکڑی کا دورہ ہوا تو یہ نے زمینداروں (ٹھاکروں) کے سر بوری کی باچھیں کھل گئیں - چاپلوسی والے صاحب اس دور دورہ کی دھن میں لگے اور انھوں نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے کہ ہی مزار پر نعت کھائی "

کہنے لگے یوں جھنکار ان دنوں سے پوچھیں ہیں میں ہوں امیر اور تو وزیر ہے میرا تیر اپیل ہیں جاری ہو گیا اور وہ عدالت میں ہے مثل ہے ستر سی ماڈرن جارج کی کمان فولادی سے چاؤ بانس کی کٹکی ترکیبوں جارج وانڈ کا تیر نشانہ ہا سے جو دو اول جو رشتہ داری ہو گیا - لیکن صدق و کذب کا اصل معلوم نہیں - تنگ نشنید بجائے گیا ہی "اکا انکار ہے - دس منطقی پولیٹیکل کی منطق ہی قربت کے قابل ہے جس نے سٹرنگ بچا رہے کو جو کا سکے اور اسی الزام پر لگائے کی پرسو گئے ندی کرو وہ خالی تھیں حیدر آباد بہنے سے پہلے جان تک واکر کل ہوا کے رہے کہ "جو کا ہوں بچا کا ہوں " گرو کی گورنمنٹ کو کلام میں تنگ کئے ہوئے ہیں " جو کہ محسوس ہوتی تھی جہاں تک صاحب کو اور مہربانی پر میم صاحب کی نظر تھی -

دوسرے یہ کہ میم صاحب خود بھی فیشن کی حمایت سے خوش نظر تھیں - مرد لنڈ ن باس میں رانوں تک قمیص اور گھٹنوں تک پتلون تھا اس کے مقابل میم صاحب کے ذیل میں انسٹ تیر چل جا گیا اور سینے سے لے کے رانوں تک چست وردی دھیلی ڈھالی کا گھٹنا

تک وغیرہ کی گردن سے لے کر دونوں بازو نگی تا کمیں - سینے پر ایک پھول دار زنان ہونے کے پیرہن کی حالت - وہ عریاں ان ایک جگہ جمع کر کے پہنیں - ہوش پیشانی لال کرنی لوٹ خاندانی تھیں وہاں تک ہونے کی ضرورت ہے تنگی کی نہیں -

مسٹر نگ ان کو دینے والے مزدوروں کے لیڈر ہیں " اور اب خانم تورا نی " سے نا واقف - بہرحال تک ہو سکے پھر کا پچھلا انھوں نے قانون اور تنگی کا ننگے پھر کے جان کو سر کھا کر سب دینا سلطنت کی راہ سے اس کی وراثت ہے -

سچ یوں کہ ترقی میں جو سب کی نظر انگی ہر وقت جس سے چلنے کیلئے پابندی تھیں رکھا کسی ہوٹل میں تنگی سینہ تانے میں گئی اور جاتے ہی چپ سے کرسی پر لوٹ گئی - جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے شرمندہ گئے مگر وہ خبر اپنی آخر پولیس نے ہی لیڈی کی نشی گرکر دیا - لیڈی تنگی انگلیں ہی سما کر دیں رکھنے - یہ تو معلوم نہیں کرنے ہو گیا ہو - مگر مسٹر نگ بھی سیاہ گرد کرتے تو بتا دو بینس میں کیا ہوتا

راقم - عشق آرا بیگم

مولا مچ کی ہڑتال کی بات

مقدمہ ثانی

" کیوں صاحب ملک کس کا ہے ؟ "

" آپ کا "

" رعایا کس کی ہے ؟ "

" آپ کی "

" میرا ایک ملزم گنہگار ہو اور کس کا ہے ؟ "

" آپ کا "

" گرفتار کرنے اور مقدمہ چلانے والی پولیس کس کی ہے ؟ "

" آپ کی "

" حوالات کس کی ہے ؟ "

" آپ کی "

" ہتھکڑیاں بیڑیاں کس کی ہیں ؟ "

" آپ کی "

" مجسٹریٹ ملازم کس کا ہے ؟ "

" آپ کا "

" ملزم کے خلاف استغاثہ کون کرتا ہے ؟ "

" آپ "

" جو کاروائی استغاثہ کس کی رعیت میں ہیں ؟ "

" آپ کی "

" قانون کس نے بنایا ہے "

" آپ نے "

" سزا کس نے مقرر کی "

" آپ نے "

" جیل خانہ کس کا ہے "

" آپ کا "

" جب ہم سب کچھ ہمارا اور ملزم کوئی نہیں تو غضب خدا کا اتنی سی بات پر بگڑ جاتے ہو کہ ہم از راہ مہربانی جیب سے زر خرچ کر کے ملزم کے حق میں پیروی کرنے کے لیے وکیل مقرر کرانا چاہتے ہیں - آخر آپ صاحب بھی جانا چاہیں تو بھی بیٹھے ہیں ورنہ انکار صاف صاف کہا کہ حکومت کے خلاف قرار دادی سازش کی گئی - اور جب مقدمہ اگلی پیشی سے دوسری اجلاس پر منتقل کرنے کی درخواست کی گئی تو ہمارے مجسٹریٹ نے زرا سمجھا کر حکومت نے اپنے استغاثہ کے اتفاقات رکھے ہیں یہ عدالت کی توہین نہیں - اس پر سب جیب ہو ہیں کہ نہیں - پھر وکیل مقرر کرنے کے معاملہ میں کیوں غور و فکر ہے - ہم یہیں ہر جاں تک اختیار ہے کہ ملزم کی صفائی کے لیے وکیل مقرر کر سکتے ہیں - "

خود کردہ را علاجے نیست گر خود کردہ

...... بشکست شدہ

خلیفہ ہارون رشید نے جب فضل بن سہل (برمکی) کو قتل کیا تو اور فضل کے آنسو پونچھے گئے - فرمایا - " اماں تم رو رہی ہو کیوں ہو فضل نہیں تو اس کی جگہ میں ہوں " یہ تو ان کی ماں کی اعلیٰ تربیت یافتہ عورتیں جواب دینا جانتی تھیں - بولیں " ہاں حضور بجا ارشاد ہے پر کیوں نہ روؤں کے آنسو بہاؤں جس نے امیر المومنین کا سا شخص یادگار چھوڑا - اب تو اصل قیمت اور بھی بڑھ گئی " قابل قدر ہیں وہ قیدی جنکی حمایت کے لیے حکومت خود وکیل مقرر کرنا چاہتی ہے اب ان کی قدر

حزب مخالف کی نگاہوں میں [illegible] اور اگر [illegible] (گورنمنٹ [illegible]) کا [illegible] نکل گئی تو پھر خیریت ہے [illegible] شکایت [illegible] مقصد [illegible] ۔

سب خیریت ہے

(از حضرت [illegible] خیال [illegible])

"سب خیریت ہے" ایک عجیب جملہ ہے [illegible] مسلمانوں کو [illegible] خدا کی شکایت نہ کرو [illegible] حال پوچھا جاتا ہے [illegible] الحمد للہ خیریت ہے [illegible] سب خیریت ہو [illegible] ہندوستانی [illegible] خیریت [illegible] سب خیریت ہے [illegible] ۔

[illegible] خیریت کی [illegible] ۔

[illegible] خیریت کی خبریں [illegible] ہو رہے ہیں [illegible] یہ بھی سب و دو خیریت کا ضمیمہ۔

[illegible] انقلاب زندہ باد [illegible] یہ بھی سب و دو خیریت کا ضمیمہ۔

[illegible] سب خیریت۔

[illegible] سب خیریت [illegible] ۔

[illegible] ہم اللہ [illegible] ہماری زبانیں [illegible] خیریت [illegible] ۔

[illegible] سب خیریت ہے۔

حالانکہ [illegible] خیریت [illegible] سب خیریت ہے [illegible] ۔

اگر ہمارا خیال صحیح ہے تو اللہ [illegible] بخیریت۔ شاگرد بھی بخیریت۔ کتاب (قانون) بھی بخیریت [illegible] ۔

[illegible] کی تہذیب صحیح [illegible] سخت [illegible] ۔

حکایت

عبداللہ بن ابی [illegible] کہا کرتے [illegible] قرآن [illegible] ۔

[illegible] قرآن پاک کی آیات [illegible] ۔

[illegible] عبداللہ بن ابی [illegible] ۔

[illegible] ۔

[illegible] ۔

بڑی قدر [illegible] زبانی [illegible] ۔